REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP.-23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۲۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ:- ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۳ محرم الحرام ۱۴۱۱ ہجری — ۲۶ وفا ۱۳۶۹ ہش — ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

احبابِ کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اگر وہ آگ میں ڈالا جاتے تو وہ آگ اُس کو جلا نہیں سکتی۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اُس میں ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاوے گا۔ ہم کو مگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ میں ڈالا جاوے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکے گی۔ اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکیں گے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا خدا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کر سکے۔ بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اُس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شَے ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں خدا تعالیٰ کی نسبت بیان کرتا ہوں اُس کی قوتیں اور طاقتیں اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہیں جن کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۰-۲۹۱)

" ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور اس ہلاکت کرنے والے شرک اور کفر سے جو دُنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ ..... کریں۔ اور اِسی طرح ..... میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جاویں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۲)

بیداری کا آغاز!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

" جماعتِ احمدیہ میں چونکہ آجکل مَیں عبادت کے مضمون پر زور دے رہا ہوں اور بار بار سمجھا رہا ہوں کہ جب تک ہم عبادت پر قائم نسلیں پیچھے نہیں چھوڑیں گے، ہم اپنے حق کو ادا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ اس لئے اس مضمون کی طرف مَیں خصوصیت سے توجہ دلا رہا ہوں۔ پہلا کام تو وہ تھا جس کے متعلق مجالسِ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنات نے محنت شروع کر دی ہے۔ اور مَیں بہت خوش ہوں کہ ساری دُنیا سے ایسی کثرت سے رپورٹیں آ رہی ہیں کہ مختلف ممالک کے صدرانِ لجنہ۔ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اپنے اپنے دائرے میں منصوبے بنا رہے ہیں۔ گھر گھر بچوں تک پہنچ کر اُن کے جائزے لے رہے ہیں۔ ساری جماعت میں بیداری کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ساری جماعت بیدار ہو چکی ہے۔ کیونکہ بیداری ہوتے ہوتے بھی وقت لگا کرتے ہیں۔"

(بدر ۱۲ر وفا (جولائی) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء)

عہدیداران مجالسِ انصار اللہ بھارت کی خدمت میں بطورِ یاد دہانی تحریر ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ تربیت منائیں اور ان کی مختصر رپورٹیں بھی ارسال فرمائیں ـــ!!

قائدِ تربیت مجلسِ انصار اللہ بھارت

غریب کی ہمدردی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دُور کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بچپن سے ہی پیدا کرنا چاہیئے۔ جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سُناتی ہیں اور غریب کی ہمدردی کا رُجحان اُن کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ جو خیر اُمت بننے کی اہل ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ مائیں جو خود غرضانہ رویہ رکھتی ہیں اور اپنے بچوں کو اُن کے اپنے دُکھوں کا احساس تو دِلاتی رہتی ہیں۔ غیر کے دُکھ کا احساس نہیں دلاتیں۔ وہ ایک خود غرض قوم پیدا کرتی ہیں۔ جو لوگوں کے لئے مصیبت بن جاتی ہے۔ اس لئے انسانی ہمدردی پیدا کرنا نہ صرف نہایت ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر اپنے اس اعلیٰ مقصد کو پا نہیں سکتے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم دُنیا کی بہترین اُمت ہو جس کو خدا تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کے فوائد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔"

(بدر ۴ر جنوری ۱۹۹۰ء)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگا ـــ!!

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

پابندِ سلاسل

از مکرم سلیم صاحب شاہجہانپوری

آقا کا چہیتا ہے یہ پابندِ وفا ہے
اے ظالمو! تم نے یہ کسے قید کیا ہے

عاشق ہے محمدؐ کا یہ ہے دوست محمدؐ
شاہد ہے خدا اس کا جو کچھ میں نے کہا ہے

پابندِ سلاسل کیا اک عالمِ دیں کو
ہم بھی تو سنیں کونسا جرم اس نے کیا ہے

یہ عالم و فاضل بھی ہے اور عابد و زاہد
تاریخ پہ بھی اس نے بہت کام کیا ہے

مظلوم کے کیوں درپے آزار ہوئے تم
وہ کون سا دکھ ہے جو تمہیں اس نے دیا ہے

تعزیر کے قابل نہ تھا یہ بندۂ مظلوم
زنداں میں اسے ڈال کے کیا تم کو ملا ہے

تم کثرتِ تعداد پہ ہو کس لئے نازاں
اس کا بھی تو اک قادر و غیور خدا ہے

جاری ہے مکافاتِ عمل آج بھی یارو
چکھو گے مزا اس کا جو کچھ تم نے کیا ہے

تنہا نہیں زنداں میں فقط دوست محمد
ساتھ اس کے ہر اک فردِ جماعت کی دعا ہے

اللہ مٹا دے گا یہ سب ظلم کے آثار
تم دیکھو نہ دیکھو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے

مذہب میں بھی تم جھوٹ کا لیتے ہو سہارا
کچھ شرمِ بشر ہے نہ تمہیں خوفِ خدا ہے

مرتد کی سزا قتل نکالی ہے کہاں سے
سنت ہی سے ثابت ہے نہ فرمانِ خدا ہے

ہم دیں نہ اذانیں نہ بجالائیں عبادت
بھیجیں نہ درود اس پہ جو محبوبِ خدا ہے

مذہب میں نہیں جبر روا بات ہے سچی
لیکن یہ سبق تم کو کہاں یاد رہا ہے

من مانی کرا لیتے ہو تم جھوٹ کے بل پر
سچائی کی اقدار کو پامال کیا ہے

تم پر تو حکومت کا بھی کچھ بس نہیں چلتا
تم قتل بھی کر دو تو یہ سب تم کو روا ہے

کچھ غور کرو اپنی گراوٹ پہ خدارا
اس اندھے تعصب نے تمہیں خوار کیا ہے

دنیا کی نگاہوں میں پسندیدہ نہیں تم
کیوں تم نے رہِ عدل سے رخ پھیر لیا ہے

پابندی لگائی ہے اذانوں پہ ہماری
اور کلمہ بھی اب قابلِ تعزیر ہوا ہے

معلوم نہیں کون سی منطق ہے تمہاری
قرآن کی رو سے تو یہ جائز نہ روا ہے

کیوں تم نے لگائی ہے عبادت پہ بھی قدغن
یہ کون ہے جس نے تمہیں یہ حکم دیا ہے

تم اس پہ ہو نازاں کہ حکومت ہے تمہاری
اس قادرِ مطلق کا نہیں خوف ہی کیا ہے

جو بات بھی کرتے ہو نرالی ہے جہاں سے
حیرت سے زمانہ بھی تمہیں دیکھ رہا ہے

سنی تو یہ کہتے ہیں کہ سب شیعہ ہیں کافر
شیعہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ مردِ خدا ہے

کچھ تم میں مقلد بھی ہیں کچھ غیر مقلد
ہیں سب کے طریقے بھی جدا نام جدا ہے

بیدردی سے بھائی کا گلا کاٹ رہے ہو
گر قہرِ خداوند نہیں ہے تو یہ کیا ہے

ہے ڈاکہ زنی، قتلِ عمد روز کا معمول
اغوا کے جرائم نے تمہیں گھیر لیا ہے

نشے نے کیا زیر جوانانِ وطن کو
رشوت کا بھی بازار بہت گرم ہوا ہے

ہوتا ہے یہی ظلم و تعدی کا نتیجہ
توبہ کرو اب بھی کہ درِ توبہ کھلا ہے

"پنجابی ہے یہ سندھ میں کیا کام ہے اس کا"
یہ فقرہ تو ہم نے بھی کئی بار سنا ہے

سندھی نہیں بنتا ہے یہ ہے کیسا مہاجر
کیوں آ کے کراچی میں یہ آباد ہوا ہے

پختون جو سرحد سے یہاں آ کے بسے ہیں
صوبہ کی معیشت پہ بہت بوجھ پڑا ہے

بلوچی نکل جائیں اگر سندھ سے یکسر
سندھی کا بھلا ہو کہ وہ نادار ہوا ہے

اب چین سے ہم رہنے نہیں دیں گے کسی کو
جب سندھ ہمارا ہے تو پھر خوف ہی کیا ہے

لوٹیں گے اثاثے تو جلائیں گے مکانات
کر دیں گے فقیر اس کو جو عشرت میں پلا ہے

اغوا کا تماشہ بھی دکھائیں گے شب و روز
تاوان نہ ملے ہم کو تو پھر قتل روا ہے

بینکوں کو بھی لوٹیں گے سرِ عام بلا خوف
یہ لوٹ تو نا اہل حکومت کی سزا ہے

رکھا ہے وڈیروں نے ہمیں اپنی اماں میں
ہاں ان سے ہمارا بھی تو پیمانِ وفا ہے

جمہوری حکومت میں تو ووٹوں کی ہے قیمت
شیرازہ حکومت کا بھی ووٹوں سے بنا ہے

ہر ایک وڈیرے کے ہیں ووٹر بھی ہزاروں
تعداد میں کثرت ہو حکومت کی بقا ہے

اب امن و اماں ملک میں قائم نہیں ہوگا
باغی جو خدا سے ہو یہی اس کی سزا ہے

اب کوئی نہیں ملتِ بیضا کا مددگار
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

درخواستِ دعا

مکرم مولانا عبد الحی صاحب فضل ایڈیٹر "بدر" قادیان پاؤں کی انگلی کا زخم بڑھ جانے کے سبب امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ انگلی کا آپریشن ہو چکا ہے۔ موصوف شوگر کے مریض ہیں۔ شفائے کاملہ عاجلہ اور صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر عطا ہونے کے لئے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (قائم مقام ایڈیٹر)

خطبہ جمعۃ المبارک

اس بات پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ دو تحریکات تھیں جن کو میں خاص طور پر آپ کے سامنے رکھنی چاہتا تھا

ایک یہ کہ روس کے لئے واقفینِ زندگی کی ضرورت ہے۔ دوسرا یہ کہ جو روسی دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اور جو

مشرقی یورپ کے باشندے باہر کی دنیا میں ملتے ہیں اُن سب سے رابطے بڑھائے جائیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ ر احسان ۱۳۶۹ ہش مطابق ۱۵ ر جون ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغِ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ
ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اس دفعہ جرمنی کے سالانہ جلسے میں شرکت کی جو توفیق ملی تو وہاں جماعت کی ترقی سے متعلق بہت ہی خوشکن باتیں دیکھنے میں آئیں وہاں سب سے بڑی خوشی کی بات یہ معلوم ہوئی کہ جرمن احمدیوں نے بھی مشرقی یورپ سے آکر مغربی جرمنی میں بسنے والوں سے رابطے کئے ہیں۔ یا روسیوں سے رابطے کئے ہیں۔ اُن کے رابطوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلدی ان لوگوں میں اسلام میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور اگرچہ وہ سارے دوست تو جلسے پر آکر ملاقات نہیں کر سکے لیکن جتنوں نے بھی کی ان کو دیکھ کر دل خوشی اور اطمینان سے بھر گیا کہ بہت تیزی کے ساتھ ان میں احمدیت میں دلچسپی پیدا ہو رہی تھی۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کے دیگر فرقوں سے اختلافی عقائد کا تعلق ہے ان لوگوں کے لئے جماعت احمدیہ کو حق پر سمجھنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اشتراکیت نے ایک لمبے عرصہ سے اُن کے

دلوں کی پٹی صاف

کی ہوئی ہے۔ اور اگرچہ وہ خدا سے بھی دُور چلے گئے مگر ساتھ ہی لغو اور کہانیوں والے عقائد سے بھی دُور چلے گئے۔ اور اب انہیں صرف وہی مذہب مطمئن کر سکتا ہے جو محض دل ہی کو مطمئن نہ کرے بلکہ دماغ کو مطمئن کرے اور جب تک اُن کا دماغ مطمئن نہ ہو اُن کا دل مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب بھی اُن کو سمجھانے کی خاطر کہ جو اسلام تمہیں پیش کیا جا رہا ہے یہ تنہا تصور نہیں ہے۔ اور بھی اسلام کے تصور ہیں۔ اور ہمارے مخالفین ہمیں اس اس وجہ سے یہ برا سمجھتے ہیں۔ اور جو اختلافی عقائد ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔ جب بھی یہ بات ان سے کی گئی بے ساختہ انہوں نے کہا کہ ان میں تو کسی دلیل کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ہم بغیر تردد کے آپ کی بات سنتے سنتے یہی سمجھ رہے تھے کہ یہی

معقول اسلام

ہے۔ اس کے سوا اسلام کی کوئی صورت نہیں ہے۔ تو اتنے عظیم الشان تغیرات خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعے اسلام کے نفوذ کے پیدا فرمائے ہیں کہ اگر ہم ان پر عملاً خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہ کریں تو بڑی سخت بد نصیبی ہو گی۔

جرمنی میں کچھ نوجوان اور کچھ انصار خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور بعض لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بھی اس بارہ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ان سب کی کوششوں کے نتائج جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت ہی اُمید افزا ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مضمون جو کسی ایک بہت پُرانے الفضل میں شائع ہوا تھا مجھے ہندوستان سے ایک دوست نے بھجوایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو پڑھ کر سناؤں۔ اور اس کے بعد پھر اس کی روشنی میں چند باتیں آپ سے کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو یاد ہو گا گزشتہ کچھ عرصہ پہلے میں نے خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک رؤیا کا ذکر کیا تھا کہ وہ کسی خوف کی وجہ سے جگہ چھوڑ کر کسی اور ملک میں جانے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اور وہاں انہوں نے مجھے گود میں اٹھایا ہوا ہے یا اُمّ طاہر کے ایک بیٹے کو۔ اور اس میں میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے نام طاہر لے دیا تھا۔ چونکہ وہ رؤیا بہت پہلے سے پڑھی ہوئی تھی اس لئے خطبے کے معاً بعد میں نے ربوہ لکھا کہ یادداشت سے بعض دفعہ غلطی ہو جاتی ہے اس لئے آپ اصل رؤیا جس اخبار میں چھپی تھی اس کی عکسی تصویر مجھے بھجوائیں۔ تاکہ اگر غلطی سے کوئی بات واقعہ کے خلاف مذکور ہو گئی ہو تو اس کی درستی کر لی جائے۔ وہ رؤیا میں نے دوبارہ پڑھی تو اس میں باقی مضمون تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل رؤیا کے مطابق ہی تھا یعنی یادداشت نے کوئی غلطی نہیں کی۔ لڑکے کا ذکر تو ہے لیکن اس میں میرا نام نہیں ہے بلکہ جس رنگ میں وہ ذکر ہے وہ اپنی ذات میں خاص ایک معنی رکھتا ہے۔ اور اس میں بھی ایک پیشگوئی مضمر تھی۔ آپ نے یہ لکھا ہے کہ جب میں نے خطرہ محسوس کیا تو میں بالاخانے پر اس غرض سے گیا کہ اپنی اہلیہ اُمّ طاہر کو بھی جگا دوں۔ اور ان کو بھی ساتھ لے چلوں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ لیٹا ہوا ہے۔ اب وہ بچہ جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذہن میں موجود نہیں تھا، اچانک اس طرح دکھایا جانا خود اپنی ذات میں ایک اعجازی رنگ رکھتا ہے۔ اور پھر اس سے دلچسپ بات یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے بچے کو اٹھایا تو

وہ لڑکا بن گیا

تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ موجود بچوں کی طرف اشارہ کرنا مراد نہیں تھی بلکہ کسی ایسے بچے کی طرف اشارہ کرنا مراد تھی جو خدا کی تقدیر میں دین کے کام آنے والا تھا اور اس کا لڑکا بن جانا بتاتا ہے کہ بعد میں اس میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی تھی۔ پس ایک تو یہ الفاظ کی درستی ذہن نشین کر لیں۔ اور جو چھپ چکے ہیں خطبے یا ریکارڈ ہو چکے ہیں ان میں تو اب درستی ممکن نہیں۔ لیکن تاریخ میں یہ بات میرے اس خطبے کے ذریعے درج ہو جائے گی۔

دوسری بہت دلچسپ بات جو دوبارہ پڑھنے سے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو خطرہ تھا وہ فوجیوں کی طرف سے تھا۔ اور ان فوجیوں کی تعیین نہیں ہے کہ کون ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ میں اچانک گھر سے باہر دیکھتا ہوں تو کچھ فوجی افسر گویا بدنیتی کے ساتھ وہاں کھڑے ہیں۔ اور مجھے ان کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو میں زمین پر اُتر کر جانے کی بجائے جس طرح پہاڑوں پر گھر بنے ہوتے ہیں کہ اوپر کی منزل کا بھی بالا بالا تعلق ہوتا ہے۔ میں بالائی رستے سے نکل گیا ہوں۔ اور یہ میری ہجرت کے عین مطابق ہے یعنی بالائی رستے سے۔ یہاں فضائی رستے کے ذریعے رخصت ہونا اور خاموشی سے رخصت ہونا مراد ہے۔ تو بہرحال میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کو یہ ہدایت کی تھی کہ اس ذکر کے ساتھ کہ یہ تصحیح احباب جماعت کر لیں، اس ساری رؤیا کو دوبارہ احمدی اخباروں میں شائع کروا دیا جائے، ممکن ہے شائع ہو بھی چکی ہو۔ لیکن جہاں تک انگلستان کے رسالوں کا تعلق ہے ابھی تک میرے علم میں نہیں آیا کہ یہاں شائع ہوئی ہو حالانکہ بھجوائے ہوئے ایک مہینے سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بہرحال اب اُمید ہے کہ یہ اصل رؤیا اس مختصر نوٹ کے ساتھ جو میرے خطبے سے اخذ

کرلیا جائے تمام دُنیا کے احمدی اخبارات اور رسائل میں شائع ہو جائے گی۔ چونکہ اس کا بہت گہرا تعلق آج کے زمانے سے اور آج کی بدلتی ہوئی تاریخ سے ہے۔ اس لئے

سب احمدیوں کو چاہیئے

کہ اس پہ غور کریں اور اس غور کے نتیجے میں اگر کوئی نیا نکتہ ہاتھ آئے تو اُس سے بھی مجھے مطلع کریں اور دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اِسی دَور میں اُن عظیم الشان فتوحات کی بُنیادیں قائم ہو جائیں جن کے وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے ہیں۔

اِسی خُطبے میں مَیں نے ایک

رُوسی انسائیکلوپیڈیا

یا مقالے کا ذکر کیا تھا کہ اس سے مجھے معلوم ہُوا تھا کہ جماعت احمدیہ کی کچھ شاخیں رُوس میں ابھی تک موجود ہیں۔ لیکن ہمارا اُن سے رابطہ نہیں ہے۔ اور مَیں نے بیان کیا تھا کہ یہ اطلاع مجھے ایک رُوسی رسالے کے مضمون کا ترجمہ پڑھ کر ملی۔ ہمارے رُوسی زبان کے ماہر خاور صاحب جو ہیں ان سے مَیں نے اب یہ کہا تھا کہ وہ اصل حوالہ نکالیں۔ چنانچہ انہوں نے آج وہ حوالہ پیش کیا ہے۔ یہ رسالہ نہیں بلکہ باقاعدہ ایک کتاب ہے جس میں انسائیکلوپیڈیا کے رنگ میں گہرے تحقیقی مضامین اور اعداد و شمار شائع ہوتے ہیں۔ اس کا عنوان ہے:

ABOUT THE TEACHINGS AND LEGENDS OF THE

AHMADIA MUSLIM SECT.

یہ ایک بڑی کتاب کا حصّہ ہے۔ یعنی اس میں ایک مضمون ہے جو اپنی ذات میں الگ شائع نہیں ہوا بلکہ ایک بڑی کتاب جو مشرقی ممالک کے مذاہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں سے لیا گیا ہے اس کا عنوان یہ ہے

RELIGION AND MUSLIM SOCIETY OF THE PEOPLES

OF THE EAST. ۱۹۷۱ء میں یہ کتاب شائع ہوئی تھی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

AT THE END OF TWENTIES ....

یعنی جب ۱۹۲۰ء کا دھاکا اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا

.....AHMADIA GROUPS WERE ALSO FOUND IN THE SOVIET CENTRAL ASIA, ...

احمدیہ گروپس ہیں۔ یعنی ایک جماعت نہیں بلکہ کئی جماعتیں سوویٹ سنٹرل ایشیا میں اس وقت پائی گئی تھیں۔

..... BUT THEY, ACCORDING TO THE DECLARATION OF THE HEAD OF THE WHOLE AHMADIA SECT, DID NOT THEN HAVE CONNECTION WITH THE INDIAN CENTRE.

لیکن وہ اپنے عالمی اِمام کی ہدایت کے تابع ہندوستانی مرکز سے منقطع رہیں اور انہوں نے اپنا رابطہ قائم نہ کیا۔

یہ بات مَیں نے خُطبے میں بیان کر دی تھی۔ لیکن مَیں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ یہ معلوم ہوتا ہے چونکہ رُوس نے ایسے تعلق کی اجازت نہیں دی اور اس زمانے میں خاص طور پر سختی تھی کہ ہندوستان سے کوئی علاقہ نہ رکھا جائے کیونکہ وہ انگریزی حکومت کے تابع تھا اس لئے اِس بات پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ انہوں نے کہانی بنائی ہے کہ مرکزی امام نے ہدایت کی تھی کہ تم یہ رابطے نہ رکھو۔

جو مضمون حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا شائع ہُوا ہے اور ہندوستان میں ہمارے ایک احمدی دوست نے مجھے بھجوایا ہے اس سے مزید اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ امام جماعت احمدیہ کو تو بشدت روسی جماعتوں سے تعلق قائم کرنے کی ایک بے پناہ تمنا تھی۔ جو دل کو کرید رہی تھی کہ کسی طرح ان جماعتوں سے میرا تعلق قائم ہو جائے۔ لیکن رُوسی حکومت کی سختیوں کی وجہ سے اُس زمانے میں ایسا تعلق قائم کرنا ممکن نہیں تھا۔ یہ مضمون ۱۴ راگست ۱۹۲۳ء کے الفضل میں شائع ہُوا ہے۔ اس لئے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مقالہ نگار نے جو لکھا ہے کہ "۱۹۲۰ء کے دھاکے کے آخری برسوں میں" یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ ۱۹۲۳ء سے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل سے رُوس میں جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ باقاعدہ مضمون کی صورت میں الفضل میں چھپوایا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ⁂ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

بولشویک علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ

اس کے نیچے فارسی کا ایک شعر ہے

لِلّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ⁂ آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید

کہ کتنی اللہ کی حمد ہو۔ کیسا کیسا اللہ کا شکر ہو کہ ہر وہ چیز جس کا میرا دِل خواہاں تھا آخر پردۂ تقدیر کے پیچھے سے ظاہر ہو گئی۔

۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے جیسے مَیں پہلے بھی بعض مجالس میں بیان کر چکا ہُوں کہ ایک احمدی دوست، اللہ تعالیٰ اُن کو غریقِ رحمت کرے جو انگریزی فوج میں ملازم تھے۔ اپنی فوج کے ساتھ ایران میں گئے۔ وہاں سے بولشویکی فتنہ کی روک تھام کے لئے حکام بالا کے حکم سے اُن کی فوج رُوس کے علاقہ میں گُھس گئی۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں رہی۔ یہ واقعات عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہیں۔ کیونکہ اس وقت کے مصالح یہی چاہتے تھے کہ رُوسی علاقہ میں انگریزی فوجوں کی پیش دستی کو مخفی رکھا جائے۔ اُن دوست کا نام فتح محمد تھا اور یہ فوج میں نائیک تھے۔ اُن کی تبلیغ سے ایک اَور شخص فوج میں احمدی ہو گیا۔ اور اُس کو ایک موقع پر رُوسی فوجوں کی نقل و حرکت کے معلوم کرنے کے لئے چند سپاہیوں سمیت ایک ایسی جگہ کی طرف بھیجا گیا جو کیمپ سے کچھ دُور آگے کی طرف تھی۔ وہاں سے اُس شخص نے فتح محمد صاحب کے پاس آکر یہ بیان کیا کہ ہم لوگ پھرتے پھراتے ایک جگہ پر گئے جہاں کچھ لوگ شہر سے باہر ایک گُنبد کی شکل کی عمارت میں رہتے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اس عمارت کے اندر ایسے آثار ہیں جیسے مساجد میں ہوتے ہیں۔ لیکن کُرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ جو لوگ وہاں رہتے تھے اُن سے مَیں نے پُوچھا کہ یہ جگہ تو مسجد معلوم ہوتی ہے۔ پھر اس میں کُرسیاں کیوں بچھی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ مُبلّغ ہیں اور چونکہ رُوسی اور یہودی لوگ ہمارے پاس زیادہ آتے ہیں۔ وہ زمین پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ اِس لئے کُرسیاں بچھائی ہُوئی ہیں .....

یہ رُوس کا وہ مشرقی علاقہ ہے جہاں اِسلام کے ظاہر ہونے کے ایک دو سو سال کے بعد ایک بہت بڑی قوم نے یہودیت اختیار کر لی تھی۔ اور یہ تاریخ عالَم کا خاص واقعہ ہے۔ ورنہ تو عموماً یہودی نسلاً بعد نسلٍ چلے آرہے ہیں۔ اور یہ کوئی تبلیغی جماعت نہیں۔ لیکن مشرقی یورپ سے آنے والے اکثر یہودی انہیں قبائل سے تعلق رکھتے ہیں جن کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے وہاں یہودیت اختیار کی تھی تو غالباً یہ وہی علاقہ ہوگا۔ یہ مَیں اِس لئے بیان کر رہا ہُوں کہ جن دوستوں نے وہ جماعتیں تلاش کرنی ہیں وہ ذہن نشین رکھیں کہ کون کون سی علامات ہیں جن کی پیروی کرتے ہُوئے وہ احمدی جماعتوں تک پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:-

...... اِس لئے کُرسیاں بچھائی ہوئی ہیں۔ نماز کے وقت اُٹھا دیتے ہیں۔ اُن سے پُوچھا کہ آپ لوگ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس پر اُس دوست کا بیان ہے کہ مجھے خیال ہُوا کہ چونکہ یہ مذہبی آدمی ہیں مَیں ان کو تبلیغ کروں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان لوگوں کو کہا کہ آپ لوگوں کا کیا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح اَور انبیاء فوت ہو گئے ہیں اِسی طرح وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر مَیں نے پُوچھا کہ اُن کی نسبت تو خبر ہے کہ وہ دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں، اِسی اُمّت میں سے ایک شخص آجائے گا۔ اِس پر مَیں نے کہا کہ یہ عقیدہ تو ہندوستان میں ایک جماعت جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مانتی ہے، اُس کا ہے۔ اِس پر اُن لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی انہی کے ماننے والے ہیں۔ فتح محمد صاحب نے جب یہ باتیں اس نو احمدی سے سُنیں، تو دِل میں شوق ہُوا کہ وہ اِس امر کی تحقیق کریں۔ اتفاقاً کچھ دِنوں بعد ان کو بھی آگے جانے کا حکم ہُوا اور وہ رُوسی عشق آباد میں گئے۔ وہاں انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا یہاں کوئی احمدی لوگ ہیں۔ لوگوں نے صاف انکار کیا ....

اور یہ بھی یاد رکھئے کہ خاص طور پر عشق آباد کا علاقہ ہے۔

.... صاف انکار کیا کہ یہاں اِس مذہب کے آدمی نہیں ہیں۔ جب انہوں نے یہ پُوچھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ ماننے والے لوگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ اچھا تم صابیوں کو پُوچھتے ہو ....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کو بھی اس زمانے کے منکرین صابی کہا کرتے تھے۔ یعنی ایک نیا مذہب ایجاد کرنے والے۔ ایک نئے مذہب سے تعلق رکھنے والے۔

.... اچھا تم صابیوں کو پوچھتے ہو۔ وہ تو یہاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک شخص کا پتہ بتایا کہ وہ درزی کا کام کرتا ہے اور پاس ہی اس کی دوکان ہے۔ یہ اُس کے پاس گئے۔ اور اُس سے حالات دریافت کئے۔ اُس نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ یہ لوگ تعصّب سے ہمیں صابی کہتے ہیں جس طرح رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دُشمن اُن کے ماننے والوں کو صابی کہتے تھے۔ انہوں نے وجہ مخالفت پُوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس امر پر ایمان رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السّلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی مماثلت پر ...

شخص اسی اُمت کا مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ ہندوستان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ ہمیں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں شروع میں ہمیں سخت تکالیف دی گئیں، روسی حکومت کو ہمارے خلاف رپورٹیں دی گئیں کہ یہ باغی ہیں، اور ہمارے بہت سے آدمی قید کئے گئے۔ لیکن تحقیق پر روسی گورنمنٹ کو معلوم ہوا کہ ہم باغی نہیں ہیں۔ بلکہ حکومت کے وفادار ہیں۔ تو ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ اب ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ اور کثرت سے مسیحیوں اور یہودیوں میں سے ہمارے ذریعہ سے اسلام لائے ہیں......"

یہ ساری باتیں بالکل ہمارے علم میں نہیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس دوست کو جزاء دے جنہوں نے پرانے اخبار کھنگال کر اتنا قیمتی مضمون دوبارہ ہمارے سامنے رکھا اور اس طرح ساری جماعت کو اس پیارے ایمان افروز واقعہ کا علم ہوا کہ روس میں جو تبلیغ ہوئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مسلمان بنایا گیا ہے۔ محض مسلمانوں کو احمدی نہیں بنایا گیا۔

...... لیکن مسلمانوں میں سے کم نے مانا ہے ....

یہ الٹ بات ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس زمانے میں وہاں مسلمانوں میں بہت زیادہ تعصب تھا تو ان میں سے کم نے مانا ہے لیکن اب تو خدا کے فضل سے سارے مسلمان تیار بیٹھے ہیں۔ احمدیوں کو اب تیاری کرنی ہے۔

...... (مسلمان) زیادہ مخالفت کرتے ہیں۔ جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ فتح محمد صاحب بھی اسی جماعت میں سے ہیں تو بہت خوش ہوا۔ سلسلہ کی ابتداء کا ذکر اس نے اس طرح سنایا کہ کوئی ایرانی ہندوستان گیا تھا وہاں اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ملیں۔ وہ ان کو پڑھ کر ایمان لے آیا اور واپس آکر یزد کے علاقہ میں جو اس کا وطن تھا ......

اب یہ یزد کا علاقہ بھی ہماری خاص توجہ کا مرکز بننا چاہیئے۔

... اس نے تبلیغ کی۔ کئی لوگ جو تاجروں میں سے تھے ایمان لائے وہ تجارت کے لئے اس علاقہ میں آئے اور ان کے ذریعہ سے ہم لوگوں کو حال معلوم ہوا اور ہم ایمان لائے اور اس طرح جماعت بڑھنے لگی .....

یہ جو مضمون ہے یہ اس خط کی بھی یاد دلاتا ہے جو شملے کے رہنے والے ہندوستانی حکومت کے ایک غیر احمدی افسر نے ایک احمدی کے نام لکھا تھا جس میں اس نے ذکر کیا تھا کہ میں حکومت کے سفیر کے طور پر ایران وغیرہ کے مختلف علاقوں میں پھرتا رہا ہوں اور وہاں میرے علم میں یہ بات آئی کہ ایران کی وساطت سے بعض روسی بھی احمدی ہوئے ہیں اور

ایک روسی جو جہاز میں کپتان تھا

اس سے جب ان کی ملاقات ہوئی اور اس نے بڑے فخر کے ساتھ سعادت کے رنگ میں تسلیم کیا کہ ہاں میں احمدی ہوں، تو یہ جو مختلف قسم کے سارے واقعات ہیں یہ ایک ہی طرف انگلیاں اٹھا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ انسانی کوشش سے بلکہ خدا کی اس تقدیر کے نتیجے میں جو لکھی گئی ہے کہ روس میں ریت کے ذروں کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے مسلمان پیدا ہوں گے، یہ سامان خود بخود ہونے شروع ہو چکے تھے۔

یہ حالات فتح محمد صاحب مرحوم نے لکھ کر مجھے بھیجے۔ چونکہ عرصہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اب اچھی طرح یاد نہیں، رہا کہ واقعات اسی ترتیب سے ہیں یا نہیں۔ لیکن خلاصہ ان واقعات کا یہی ہے۔ گو ممکن ہے کہ بوجہ مدت گذر جانے کے واقعات آگے پیچھے بیان ہو گئے ہوں۔ جس وقت یہ خط مجھے ملا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اور میں نے سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ،

بخارا کے امیر کی کہانی

اپنے ہاتھ میں آگئی ہے۔ اب اگرچہ ابھی پوری نہیں ہوئی ہے اور جب نے دیا ......

کہ اس جماعت کی مزید تحقیق کے لئے فتح محمد صاحب کو لکھا جائے کہ اتنے میں ان کے رشتہ داروں کی طرف سے مجھے اطلاع ملی کہ سرکاری تار کے ذریعہ ان کو اطلاع ملی ہے کہ فتح محمد صاحب میدان جنگ میں گولی لگنے سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس خبر نے تمام اُمید پر پانی پھیر دیا۔ اور سر دست اس ارادہ کو ملتوی کر دینا پڑا۔ مگر یہ خواہش میرے دل میں بڑے زور سے پیدا ہوتی رہی۔ اور آخر ۱۹۲۱ء میں میں نے ارادہ کر لیا۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ ۱۹۱۳ء، ۱۹۱۴ء کی بات ہوگی جو پہلا واقعہ ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے واقعات شاید ذہنی ترتیب کے لحاظ سے آگے پیچھے ہو گئے ہوں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ پچھلے سال خط آیا ہو اور آج یہ واقعات ترتیب کے لحاظ سے بدل جائیں کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد داشت تو بہت پختہ تھی، غیر معمولی تھی۔ اس لئے میرا اندازہ ہے کہ چند سال پہلے کا لکھا ہوا کوئی خط ہو گا۔ واقعات تو یاد رہ گئے لیکن ترتیب یاد نہیں رہی تو ۱۹۲۱ء سے چند سال پہلے کے متعلق ہم اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ایک نہیں بلکہ متعدد جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔

...... اور آخر ۱۹۲۱ء میں میں نے ارادہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو اس علاقہ کی خبر لینی چاہیئے ..... چونکہ انگریزی اور روسی حکومتوں میں اس وقت صلح نہیں تھی۔ اور ایک دوسرے پر سخت بدگمانی تھی اور پاسپورٹ کا طریق ایشیائی علاقہ کیلئے تو غالباً بند ہی تھا۔ مگر میں نے فیصلہ کیا کہ جس طرح بھی ہو اس کام کو کرنا چاہیئے۔ اور ان احباب میں سے جو زندگی وقف کر چکے ہیں۔ ایک دوست میاں محمد امین صاحب افغان کو میں نے اس کام کے لئے چنا ......

انگلستان کی جماعت کی یہ خوش نصیبی ہے کہ انہیں محمد امین افغان صاحب کے صاحبزادے بشیر احمد خان غالباً برمنگھم میں رہتے ہیں۔ یہ اسی عظیم تاریخی انسان کے بیٹے ہیں جو اب جماعت احمدیہ انگلستان کے ایک فرد ہیں چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

...... ایک دوست میاں محمد امین صاحب افغان کو میں نے اس کام کے لئے چنا اور ان کو بلا کر سب مشکلات بتا دیں اور کہہ دیا کہ آپ نے زندگی وقف کی ہے۔ اگر آپ اس عہد پر قائم ہیں تو اس کام کے لئے تیار ہو جائیں جان اور آرام ہر وقت خطرہ میں ہوں گے اور ہم کسی قسم کا کوئی خرچ آپ کو نہیں دیں گے۔ آپ کو اپنا قوت خود کمانا ہو گا......

یعنی اپنی روزگار کا خود انتظام کرنا ہو گا۔ کھانے پینے کا خود انتظام کرنا ہو گا

.... اس دوست نے بڑی خوشی سے ان باتوں کو قبول کیا۔ اور اس ملک کے حالات دریافت کرنے کے لئے اور سلسلہ کی تبلیغ کے لئے بلا زاد راہ فوراً نکل کھڑے ہوئے کوئیٹہ تک تو ریل میں سفر کیا۔ سردی کے دن تھے۔ اور برفانی علاقوں میں سے گذرنا پڑتا تھا۔ مگر سب تکالیف برداشت کر کے بلا کافی سامان کے دو ماہ میں ایران پہنچے۔ اور وہاں سے روس میں داخل ہونے کے لئے چل پڑے۔ آخری خط اُن کا مارچ ۱۹۲۲ء کا لکھا ہوا پہنچا تھا۔ اس کے بعد نہ وہ خط لکھ سکتے تھے۔ نہ پہنچ سکتا تھا مگر الحمد للہ کہ آج ۹ اگست کو ان کا اٹھارہ جولائی کا لکھا ہوا خط ملا ہے۔ جس سے یہ خوشخبری معلوم ہوئی ہے۔ کہ آخر اس ملک میں بھی احمدی جماعت تیار ہو گئی ہے۔ اور باقاعدہ انجمن بن گئی ہے۔ اس دوست کو روسی علاقہ میں داخل ہو کر جو سنسنی خیز حالات پیش آئے۔ وہ نہایت اختصار سے انہوں نے لکھے ہیں۔ لیکن اس اختصار میں بھی ایک صاحب بصیرت کے لئے کافی تفصیل موجود ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کے تجربات سے دوسرے بھائی فائدہ اٹھا کر اپنے اخلاص میں ترقی کریں گے ......

جو بھائی ۱۹۲۲ء ... میں ... ممکن نہیں ...

یہ وقت درمیان میں ... تھی ... ۱۹۱۰ء ... کا زمانہ تھا۔

ان تجربات سے فائدہ اٹھا کر اخلاص میں اور نیک اعمال میں ترقی کریں۔ آج جو آپ میرے مخاطب ہیں ان میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے۔ اب حالات بہت زیادہ بہتر اور آسان ہو چکے ہیں اور رابطوں میں کوئی خطرہ نہیں ہے، وہ اپنے آپ کو خالصتہً اس غرض سے وقف کریں کہ اپنے خرچ پر وہ ان علاقوں میں جن کی میں نے نشاندہی کی ہے خود پہنچ کر جائزے لیں اور حضرت مسیحؑ کے کھوئے ہوئے شیروں کو تلاش کریں کیونکہ مسیح عیسوی کی تو بھیڑیں گمی تھیں، مسیح محمدیؑ کے اگر گمیں تو شیر گمیتے ہیں۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ دوست جو استطاعت رکھتے ہیں اور ایک ولولہ اور جوش رکھتے ہیں وہ اب روس میں تبلیغ اسلام کے لئے مستعد ہو جائیں اور وقف عارضی کے لئے ایسے نام ملنے چاہئیں جو ان جگہوں میں جاکر بڑی محنت اور کوشش سے بھولی بسری جماعتوں کا کھوج لگائیں اور پھر ان سے رابطہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس مضمون کو وہاں سے آگے بڑھائیں۔ پھر فرماتے ہیں۔

.... اور اسلام کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ حقیقی کامیابی خدا کی راہ میں فنا ہونے میں ہی ہے۔

چونکہ برادرم محمد امین خان صاحب کے پاس) پاسپورٹ نہ تھا اس لئے وہ روسی علاقہ میں داخل ہوتے ہی۔ روس کے پہلے ریلوے سٹیشن قہقہہ پر انگریزی جاسوس قرار دیئے جاکر گرفتار کئے گئے۔ کپڑے اور کتابیں اور جو کچھ پاس تھا۔ وہ ضبط کر لیا گیا اور ایک مہینہ تک آپ کو وہاں قید رکھا گیا۔ اس کے بعد آپ کو عشق آباد کے قید خانہ میں تبدیل کیا گیا ....

یہ وہی علاقہ ہے جس کا پہلے ذکر آچکا ہے .... وہاں سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں آپ کو براستہ سمرقند تاشقند بھیجا گیا۔ اور وہاں دو ماہ تک قید رکھا گیا۔ اور بار بار آپ سے بیانات لئے گئے تا یہ ثابت ہو جائے کہ آپ انگریزی حکومت کے جاسوس ہیں۔ اور جب بیانات سے کام نہ چلا تو قسم قسم کی لالچوں اور دھمکیوں سے کام لیا گیا۔ اور فوٹو لئے گئے۔ تا عکس محفوظ رہے۔ اور آئندہ گرفتاری میں آسانی ہو۔ اور اس کے بعد گوشکی سرحد افغانستان پر لیجایا گیا۔ اور وہاں سے ہرات افغانستان کی طرف اخراج کا حکم دیا گیا۔ مگر چونکہ یہ مجاہد گھر سے اس امر کا عزم کر کے نکلا تھا۔ کہ میں نے اس علاقہ میں حق کی تبلیغ کرنی ہے اس نے واپس آنے کو اپنے لئے موت سمجھا۔ اور روسی پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا۔ اور بھاگ کر بخارا جا پہونچا۔

دو ماہ تک آپ وہاں آزاد رہے۔ لیکن دو ماہ کے بعد پھر انگریزی جاسوس کے شبہ میں گرفتار کئے گئے۔ اور تین ماہ تک نہایت سخت اور دل کو ہلا دینے والے مظالم آپ پر کئے گئے۔ اور قید میں رکھا گیا۔ اور اس کے بعد پھر روس سے نکلنے کا حکم دیا گیا۔ اور بخارا سے مسلم روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی طرف واپس بھیجا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس مجاہد کی ہمت میں اور اخلاص اور تقویٰ میں برکت دے۔ چونکہ ابھی اس کی پیاس نہ بجھی تھی اس لئے پھر کاکان کے ریلوے سٹیشن سے روسی مسلم پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا

یہ اس طرح بار بار پولیس کی حراست سے بھاگ نکلنا عجیب بات لگتی ہے۔ خاص طور پر اس زمانے میں بولشویک انقلاب کے بعد روس میں تو ان معاملات پر بہت سختی کی جاتی تھی۔ اس لئے یہ جو الفاظ انہوں نے لکھے ہیں "روسی مسلمان پولیس" اور حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ بعض اشارے موجود ہیں۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان پولیس کے ہاتھوں سے بھاگنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ان کو تبلیغ کی گئی ہے اور یا وہ احمدی ہو گئے ہیں یا دل احمدیت کے لئے نرم ہو گئے ہیں ورنہ اسی طرح تکرار کے ساتھ روسی پولیس کی حراست سے بھاگ نکلنا کوئی آسان بات نہیں۔

.... روسی مسلم پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا۔ اور پا پیادہ بخارا پہنچا۔ بخارا میں ایک ہفتہ کے بعد پھر ان کو گرفتار کیا گیا۔ اور بدستور سابق پھر کاکان کی طرف لایا گیا۔ اور وہاں سے سمرقند پہونچایا گیا۔ وہاں سے آپ پھر چھوٹ کر بھاگ گئے۔ اور بخارا پہونچے۔ اور ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو پہلی دفعہ بخارا میں اس جماعت کے مخلصین کو جو پہلے الگ الگ تھے ....

یعنی پہلے خدا کے فضل سے جماعت قائم تھی لیکن تنظیم قائم نہیں تھی تو انہوں نے بخارا میں جاکر وہ تنظیم کی۔

...... اور حسب میری ہدایت کے ان کو پہلے آپس میں نہیں ملایا گیا تھا۔ ایک جگہ اکٹھا کر کے آپس میں ملایا گیا اور ایک احمدیہ انجمن بنائی گئی ....

یہ جو فقرہ ہے یہ بہت دلچسپ ہے" اور حسب میری ہدایت کے ان کو پہلے آپس میں نہیں ملایا گیا تھا"۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود کو پہلے ان کی کوئی اطلاع آئی ہو گی اور آپ نے ان کو احتیاطاً یہ حکم دیا ہو گا کہ آپس میں منظم ہو کر نہ رہو اور وہ جو روسی محقق نے بات لکھی ہے وہ پھر بالکل بے بنیاد بھی نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ روسی محقق نے گہری تحقیق کی ہے اور اس کو یہ پتہ چلا ہے کہ جو تنظیم قائم نہیں ہے، رابطہ قائم نہیں ہے وہ مرکز کی ہدایت پر ہے لیکن وہ غلط سمجھا۔ آپس میں رابطہ قائم نہ کرنے کی ہدایت تھی نہ کہ مرکز سے رابطہ توڑنے کی ہدایت تھی۔ تو بہرحال پرانے کاغذات سے یہ بہت سی باتیں زیادہ واضح ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس طرح تاریخ پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

ایک جگہ اکٹھا کر کے آپس میں ملایا گیا اور ایک احمدیہ انجمن بنائی گئی۔ اور باجماعت نماز ادا کی گئی۔ اور چندوں کا افتتاح کیا گیا۔ وہاں کی جماعت کے دو مخلص بھائی ہمارے عزیز بھائی کے ساتھ آنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن پاسپورٹ نہ مل سکنے کے سبب سے سردست رہ گئے۔

اس وقت محمد امین خاں صاحب واپس ہندوستان کو آرہے ہیں۔ اور ایران سے ان کا خط پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لائے۔ اور آئندہ سلسلہ کی بیش از بیش خدمات کرنے کا موقع دے۔

میں ان واقعات کو پیش کر کے اپنی جماعت کے مخلصوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ تکالیف جن کو ہمارے اس بھائی نے برداشت کیا ہے۔ ان کے مقابلہ میں وہ تکالیف کیا ہیں جو ملکانہ میں پیش آرہی ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ جنہوں نے ان ادنیٰ تکالیف کے برداشت کرنے کی جرأت کی ہے ..

"پھر کہتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگ ملکانہ میں قربانی کرنے والوں کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ تکالیف برداشت کرنے کی جرأت کی ہے تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تکالیف یہ ہوا کرتی ہیں۔ ان کے مقابل پر تم ان چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کو کہہ رہے ہو کہ بڑی جرأت کی ہے۔

اے بھائیو! یہ وقت قربانی کا ہے۔ کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی۔ آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم اپنی نئی برادری کو جو بخارا میں قائم ہوئی ہے۔ یونہی نہیں چھوڑ سکتے۔ پس آپ میں سے کوئی رشید روح ہے جو ان ریوڑ سے دور بھیڑوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اس وقت تک ان کی چوپانی کرے کہ اس ملک میں ان کے لئے آزادی کا راستہ اللہ تعالیٰ کھول دے ۔

(الفضل قادیان دارالامان) مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۲۳ء نمبر ۱۲ جلد ۱۱)

دنیا میں تو غالباً جہاں تک میرا علم ہے کوئی ایسا چرواہا میسر نہ آسکا جو اُس وقت تک کہ خدا ان کے راستے کھول دے۔ ان کی چوپانی کرتا لیکن میرا کامل ایمان ہے۔ ایک ذرہ بھی مجھے اس میں شک نہیں کہ اس تمام عرصے میں

خدا تعالیٰ اُن کی چوہائی کرتا رہا ہے۔

اور اُن کو ضائع ہونے سے بچاتا رہا ہے۔ خدا کی یہ تقدیریں جو نئے نئے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں یہ آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں اور بظاہر نئی ہونے کے باوجود ان کے گذشتہ تقدیروں سے رابطے ہوتے ہیں۔ پس آج جو روس کے لئے راستے کھولے جا رہے ہیں یہ اسی خدا کی تقدیر کے سلسلے کا ایک حصہ ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ساری جماعتیں جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس طرح غیر معمولی طور پر آسمان کے فرشتوں نے قائم کئے ہیں وہ اس عرصے میں ضائع ہو چکی ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ احمدی مخلصین اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ از سرِ نو ان علاقوں سے رابطے کریں۔ اور اب تو

قرآنِ کریم کے ترجمے کا تحفہ

اُن کے پاس ہوگا اور اس سے بڑا اور اس سے عظیم تر تحفہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کی خدمت میں پیش نہیں کیا جاتا۔ صرف یہی نہیں بلکہ بغیر اس علم کے کہ روس میں کیا تبدیلیاں ہونے والی ہیں، اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہم سے پہلے ہی تراجم کروا رہی تھی اور جب کوئی پوچھتا تھا کہ کس طرح ان کو وہاں پہنچاؤ گے اور ہم رابطے کرتے تھے تو روس کے علاقے ہیں ان کتب اور رسائل کو پہنچانے کی کوئی سبیل دکھائی نہیں دیتی تھی۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے یہ رستے کھول دیئے ہیں اور اور بھی بہت سی عظیم الشان تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ جو خالصۃً اللہ کے فضل کے نتیجے میں ہیں اور کسی انسان کی چالاکی یا منصوبے یا ہوشیاری یا محنت کے نتیجے میں نہیں ہیں۔

رشین زبان میں اب تک جو ترجمے چھپ چکے ہیں وہ ہیں رشین ترجمہ قرآن مجید۔ منتخب آیات قرآن مجید۔ منتخب اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چار مختلف موضوعات پر فولڈرز جو حضرت مصلح موعودؓ کے بعض مضامین سے اس لئے اخذ کئے گئے تھے کہ آج کل کے زمانے میں روس کے مزاج کے مطابق وہ اقتباسات میرے نزدیک مفید تھے۔ اور ان کے روسی ترجمے کروا کے چھوٹے چھوٹے فولڈرز کی صورت میں وہ چار فولڈرز تیار کروائے گئے تھے جو بغیر تقسیم کے پڑے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تقسیم کا وقت آ گیا ہے۔ منتخب احادیث طباعت کے مرحلے پر ہیں کیونکہ ان کے ترجمے میں کچھ کمی رہ گئی تھی۔ جس کی بار بار کی چھان پھٹک کے نتیجے میں کچھ تاخیر ہو گئی لیکن اب یہ طبع ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ حسب ذیل تراجم مکمل ہو چکے ہیں اور میں نے ہدایت کر دی ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کو طبع کروایا جائے اور اس کے ساتھ ہی آئندہ معاً بعد شائع ہونے والے لٹریچر کے متعلق بھی منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

"نماز اور اس کے مسائل" یہ بہت ہی اہم ضرورت ہے اور روس کے مسلمان بار بار مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں اس قسم کا لٹریچر دو کیونکہ ہمیں تو کچھ بھی نہیں پتہ۔ یعنی آبا و اجداد سے جو کچھ اسلام سیکھا ہوا تھا وہ سب بھلایا جا چکا ہے۔ نماز اگر پڑھنی آتی ہے تو اس کا ترجمہ نہیں آتا لیکن نئی نسلوں کو تو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔ نماز کا ترجمہ پھر اُس کے مسائل سادہ سادہ چھوٹے چھوٹے مسائل جو آسانی سے ذہن نشین ہو سکیں۔ ان سے متعلق یہ کتاب تیار کروائی گئی ہے۔ سلسلے کی طرف سے جو مختلف کتب نماز کے موضوع پر تھیں ان میں سے کچھ حصے اخذ کر کے کچھ باتیں زائد کر کے ایک بہت ہی جامع مانع آسان زبان کی کتاب ہے جو انشاء اللہ روس میں بہت مقبولیت پائے گی

"REVIVAL OF RELIGION" یہ غالباً آسٹریلیا میں میری ایک تقریر تھی یا فجی میں، اس کا انگریزی ترجمہ ہے جس سے آگے روسی ترجمہ کروا لیا گیا ہے۔ "یسرنا القرآن" قرآن کا پڑھنا سکھانا بھی بہت ضروری ہے۔ ان لوگوں کو تو اب بالکل قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا

سوائے چند علماء کے جو باہر کی یونیورسٹیز میں جا کر عربی سیکھتے رہے ہیں۔ کروڑہا مسلمان عوام الناس ایسے ہیں جو قرآن کریم کی ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکتے۔ پس اُن کے لئے روسی زبان میں یسرنا القرآن پیش کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر سے اجازت حاصل کی۔ کیونکہ اس رسالے کے جو حقوق ہیں وہ پیر صاحب مرحوم نے حضرت میر صاحب کی اولاد کے نام کر دیئے تھے اور پہلے میر داؤد احمد صاحب اس کے انچارج تھے۔ اب میر محمود احمد صاحب ناصر اور میر مسعود احمد صاحب ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے اجازت لی اور انہوں نے بڑی خوشی سے اجازت دی کہ آپ اس سے استفادہ کریں۔ جتنی زبانوں میں بھی ضرورت ہو جس طرح چاہیں استفادہ کریں تو یہ بتا دیتا ہوں کہ یہ کام اجازت لے کر کیا جا رہا ہے اور جماعت میں اس اخلاقی نکتے کو ہمیشہ نظر رکھنا چاہیئے کہ جو رسالہ جو کتاب جماعت کی طرف سے شائع ہوتی ہے اس کو بغیر اجازت کے از خود شائع نہیں کروانا چاہیئے۔ یہ دنیا کے سلمہ اخلاق کے خلاف بات ہے۔ اس لئے پہلے تحقیق کرنی چاہیئے کہ کون اس کے حقوق رکھتا ہے اور جس کے حقوق کے متعلق معین معلوم نہ ہو اُس کے متعلق جماعت سے اجازت لینی چاہیئے۔ اسلام میں عورتوں کا مقام اور سب سے اہم اس دوسرے حصے میں دیباچہ تفسیر القرآن مکمل "

"مسیح ہندوستان میں"

کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ اگرچہ کلیم خاور صاحب جن کو روسی زبان کے لئے تیار کیا گیا تھا، ایک حد تک روسی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں گفتگو کر سکتے ہیں اور روسی سے صحت کے ساتھ ترجمہ بھی کر سکتے ہیں لیکن روسی زبان کا ایسا محاورہ نہیں ہے کہ علمی مقالہ جات یا کتب کا ترجمہ کر سکیں۔ اس لحاظ سے شدت سے ضرورت تھی کہ کوئی ایسا آدمی جس کو انگریزی پر بھی عبور ہو اور روسی پر بھی عبور ہو اور کسی حد تک مشرقی زبانوں یعنی فارسی عربی وغیرہ سے بھی آشنا ہو۔ ایسا کوئی مترجم میسر آ سکے۔ پچھلے دنوں یعنی چند مہینے کی بات ہے غالباً دو مہینے کی یا اس کے لگ بھگ کہ

ایک روسی شاعر

اور مصنف جو تاتار کے علاقے سے تعلق رکھتے تھے، تاتارستان سے۔ اور پانچ زبانوں کے ماہر ہیں وہ اپنے سفر پر یہاں تشریف لائے۔ ان کا ہم سے تعارف ہوا۔ اور چند مجالس میں ہی وہ جماعت احمدیہ کے ایسے مدّاح ہو گئے کہ اپنے سارے دوسرے کام چھوڑ کر اپنے آپ کو تراجم کے لئے پیش کر دیا۔ ابھی چند دن ہوئے ان کا آسٹریلیا سے خط آیا ہے۔ وہاں دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ میں تو جماعت احمدیہ کا عاشق ہو چکا ہوں۔ اور سارے دوسرے کام بند کئے ہوئے ہیں۔ جہاں جہاں جاتا ہوں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کرتا ہوں۔ اور میرا فیصلہ ہے کہ جلد واپس آ کر اپنا تمام تر بقیہ وقت جماعت کی خدمت پر صرف کروں اور جو لٹریچر بھی اس وقت اولیت رکھتا ہو پہلے اس کے ترجمے کروں۔ اس ضمن میں یہ پہلے کئی دن اسلام آباد ٹھہر کر دن رات محنت کر کے دیباچہ تفسیر القرآن کے ترجمے کو دہرا چکے ہیں اور جو حصہ اس میں سے ناقص تھا اُس کی انہوں نے تصحیح کی ہے۔ اور جب ہم نے ماہرین کو ان کی تصحیح دکھائی تو وہ عش عش کر اٹھے اور انہوں نے کہا کہ نہایت اعلیٰ ترجمہ ہے۔ اب ہیں کسی اصلاح کی گنجائش نہیں۔ تو یہ وہ ماہر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی عطا کر دیئے۔ اب بتائیں بھلا یہ انسانی کام ہیں۔ میرے لئے یا آپ کے لئے، ہم سب کے لئے بالکل ناممکن تھا کہ از خود اسلام کی ترقی کی اس طلب کو یا اس طلب کی پیاس کو بجھا سکتے۔ پیاس بجھانے والے بھی خدا مہیا فرما رہا ہے۔ سارے انتظام از خود جاری ہو رہے ہیں روسیوں کی ہاکی کی ایک ٹیم بھی ایک دوسرے علاقے سے یہاں آئی تھی ان کا بھی خدا تعالیٰ نے لجنہ ہاکی ٹیم انگلستان سے رابطہ قائم کروا دیا۔

دوستانے ہوئے۔ اب ہماری ٹیم وہاں جائے گی۔ تو یہ سارے سلسلے تقدیر الٰہی کے سلسلے ہیں جو UNFOLD ہو رہی ہے۔ جس طرح گلاب کی پتیاں کھلتی ہیں اس طرح یہ پھول کھل رہے ہیں اور زیادہ حسین اور دلکش اور زیادہ خوشبوؤں کے ساتھ یہ کھلتے ہوئے پھول انشاء اللہ تعالیٰ روسی دنیا کو اسلام کی طرف مائل کریں گے۔

"مسیح ہندوستان میں" کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے باقی تراجم بھی ہوں گے۔ اب میں مختصراً صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتیں جہاں جہاں یہ امکان موجود ہے کہ روسی قوم کے باشندے وہاں عارضی یا مستقل رہائش رکھتے ہوں اور مشرقی یورپ کے دوست وہاں آباد ہوں یا اُن کی ایمبیسیز موجود ہوں تو وہ جیسا کہ میں پہلے بارہا تاکید کر چکا ہوں، اس بات کا انتظام کریں کہ کچھ نہ کچھ احمدی اُن سے تعلق جوڑیں۔ مشکل یہ ہے کہ اکثر جماعتوں نے اپنے تمام احمدی دوستوں کو یہ بھی مطلع نہیں کیا کہ ہمارے پاس دوسروں کو پیش کرنے کے لئے کیا کیا لٹریچر موجود ہے اور بارہا مجھے اس بات پر وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مختلف ملکوں سے مطالبہ ہوتا ہے کہ فلاں روسی سے ہمارا رابطہ ہوا، فلاں رومانین سے ہوا فلاں پولش سے ہوا۔ بتائیں اس زبان میں کوئی لٹریچر موجود ہے کہ نہیں۔ اب کتنی دفعہ بتائیں۔ کس طرح بتائیں۔ ساری دنیا کی جماعتوں کو باقاعدہ سرکلر جاری کر کے تمام لٹریچر کے متعلق تفصیل پہنچائی گئی ہے اور جب نیا لٹریچر شائع ہوتا ہے، پہنچائی جاتی ہے۔ اگر امیر یا مبلغین بیٹھے رہیں اور احباب جماعت کو مطلع نہ کریں، تو پھر وہ میرا وقت خرچ کرتے ہیں۔ میرا وقت تو آپ کا ہے لیکن جن باتوں پر خرچ کرنا ضروری نہ ہو ان پر خرچ کروانا وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس لئے سب جماعتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے منصوبے کیا ہیں؟ کس رنگ میں تبلیغ کرنی چاہئے؟ اگر مدد کی کوئی ضرورت پڑے تو کس طرح حاصل کرنی ہے؟۔ اس کے لئے پہلے اپنے ملک میں رابطے ہونے چاہئیں۔ اور مجھے جیسا کہ دستور ہے اور میں اس کو پسند کرتا ہوں براہ راست صرف رپورٹ ملا کرے کہ یہ بات ہوئی تھی اور اس پر ہم نے رابطہ کیا اور اس طرح ہماری پیاس بجھ گئی۔ اور اگر ضرورت پوری نہ ہو اور پیاس باقی رہے تو پھر لازم ہے کہ مجھے براہ راست اطلاع کریں تاکہ میں فوری طور پر جماعت کو متوجہ کروں۔ اس بات پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ دو تحریکات تھیں جن کو میں خاص طور پر آپ کے سامنے رکھنی چاہتا تھا۔ ایک یہ کہ روس کے لئے واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو امین خاں صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ اگرچہ اب وہ سختیاں نہیں رہیں۔ وہ تکلیفیں نہیں رہیں لیکن جس حد تک بھی ان کی قربانی کا اعادہ کیا جا سکتا ہے اپنے خرچ پر جا کر محنت اور محبت اور جستجو کے ساتھ جماعتوں کا کھوج لگانا اور اُن سے رابطہ کرنا اور نظام جماعت کو از سر نو زندہ کرنا یہ ان کا کام ہوگا۔ اور اس کے علاوہ تبلیغ کے نئے رستے تلاش کریں۔ اور لٹریچر کی تقسیم کے سلسلہ میں رابطے قائم کریں اور اپنی رپورٹوں میں ہمیں مطلع کریں کہ کس طرح فلاں فلاں علاقے میں فلاں فلاں قوم میں کن کن لوگوں میں لٹریچر کی ترسیل ضروری ہے اور نشاندہی کریں کہ کس قسم کا لٹریچر چاہئے اور دوسرا یہ کہ جو روسی دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اور جو مشرقی یورپ کے باشندے باہر کی دنیا میں ملتے ہیں ان سب سے رابطے بڑھائیں اور جماعتیں اس بات کی نگران ہوں کہ سب احمدیوں کی بروقت صحیح راہنمائی ہو رہی ہے اور اُن کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے اور اُن کو علم ہے کہ کس کس زبان میں ہمارے پاس کیا کیا لٹریچر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وقت کے ان تیزی سے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو ان توقعات سے بڑھ کر پورا کریں جو توقعات ہماری جماعت سے کی جا رہی ہیں۔

تقرر صوبائی امیر کیرلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب کو ازراہ شفقت کیرلہ کا صوبائی امیر مقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

گریجوئیٹس مطلوب ہیں

دفتر تحریک جدید کو ایسے احمدی گریجویٹ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو مختصر تعلیمی و تربیتی کورس کر کے بیرونی غیر ممالک میں رہ کر وہاں کی زبان سیکھیں اور تبلیغ، تعلیم و تربیت کا کام کر سکیں۔ تربیتی عرصہ میں مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار وظیفہ اور اس میں کامیابی کے بعد گریجوئیٹس کا دکن گورجہ اول کی تنخواہ اور اس ملک کا الاؤنس دیا جائے گا۔ کارکردگی تسلی بخش ہونے پر سروس مستقل ہو سکے گی۔

خواہشمند گریجوئیٹس اپنی درخواستیں، محترم امیر / صدر صاحب جماعت احمدیہ کی معرفت تحریک جدید قادیان کو بھجوادیں۔

وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان

ضروری اعلان منجانب دار القضاء

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المالک صاحب شاکر ساکن کیرنگ کی خلع کی درخواست خاکسار کے پاس زیر کارروائی ہے محترم صدر صاحب کیرنگ کی آمدہ چٹھی کے مطابق مکرم عبد المالک صاحب شاکر کافی عرصہ سے لاپتہ ہیں۔

اعلان ہذا کے ذریعہ مکرم عبد المالک صاحب شاکر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں اعلان ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر نظامت قضاء سے رابطہ پیدا کریں۔ بصورت دیگر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی درخواست خلع پر یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔

قاضی سلسلہ احمدیہ قادیان

دورہ نمائندہ بدر صوبہ اڑیسہ

مکرم سید فضل باری صاحب اخبار بدر کے نمائندہ کی حیثیت سے صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں

مبلغین و معلمین اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بقایاجات کی ادائیگی اور نئے خریداران کے اضافہ و اعانت بدر میں موصوف کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

درخواست دعا

مکرم پی عبد الرحیم صاحب مرکرہ اعانت بدر میں مبلغ -/۲ روپیہ ارسال کر کے ہوئے اپنے کاروبار کی بہتری اور مقدمات سے باعزت بری ہونے کے لئے نیز برادر نسبتی مکرم پی عبد الرحیم جن کی ایک ایکسیڈنٹ میں پیر اور بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مینیجر ہفت روزہ بدر

جلسہ سالانہ برطانیہ

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی کی تاریخوں میں اسلام آباد (ٹلفورڈ) جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جلسہ کی غیر معمولی کامیابی اور برکات کا حامل ہونے کے لئے نیز جلسہ کے تمام مراحل بخیر و خوبی انجام پانے اور مہمانان کرام کے سفر و حضر میں خیر و عافیت کے لئے قارئین سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

(قائمقام ایڈیٹر)

نیا مالی سال اور احباب جماعت کی ذمہ داری

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

نیا مالی سال ۱۹۹۰-۹۱ء یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے شروع ہو چکا ہے میں تمام احباب جماعت اور عہدیداران مال، امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور مبلغین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ شروع مالی سال سے ہی ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ مالی قربانی کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اور جملہ مالی امور میں نظارت بیت المال آمد کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ تاکہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر امسال ۱۹۹۰-۹۱ء کے لئے جو بجٹ آمد تجویز کیا گیا ہے وہ پورا ہو سکے۔ جماعتوں میں مالی نظام کو بہتر بنانے کی سب سے بڑی ذمہ داری سیکرٹریان مال کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ دسمبر ۱۹۸۹ء کی منظوری دیتے ہوئے مالی نظام کی بہتری کے لئے جہاں بہت سی ہدایات نظارت بیت المال آمد کو دیں وہاں یہ بھی تحریر فرمایا کہ :-

”مقامی سیکرٹری مال اپنی جماعت میں چندہ جات کے نظام میں کمزوری پر جوابدہ ہے قطع نظر اس کے کہ مرکز سے کبھی کوئی آدمی آتا ہے یا نہیں اس کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داری کا پاس کرے اور اپنے آپ کو خدا کے حضور جوابدہ سمجھتے ہوئے اپنی جماعت کے چندوں کو آگے بڑھانے کے لئے فکرمند ہو اور دعا کرتے ہوئے محبت حکمت اور مخلصانہ نصیحت کے ساتھ کوشش کرے۔“

بروقت وصول شدہ چندہ جات بھجوائے جانے کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ :-

”یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ سیکرٹریان مال وقت پر چندہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ اور رقم اپنے پاس روک کر نہ رکھیں ناظر صاحب بیت المال کو سرکلر کے ذریعہ اس طرف توجہ دلانی چاہیئے اور مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب کو ذمہ دار ٹھہرانا چاہیئے کہ اس پہلو سے سیکرٹری مال کی نگرانی رکھیں کہ وقت پر تمام جمع شدہ رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں“

سب کمیٹی مجلس مشاورت کی رپورٹ کہ بعض تاجر پیشہ افراد ایسے ہیں جن کی آمد ماہوار اور سالانہ بہت زیادہ ہے لیکن لازمی چندہ اپنی حقیقی آمد کے مطابق نہیں دیتے اگر دیتے بھی ہیں تو لازمی چندہ کم اور بعض طوعی تحریکات میں اس سے کہیں زیادہ ادا کرتے ہیں اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ

”یہ بالکل درست ہے میرے خیال میں سب سے بڑا نقص اسی حصہ میں ہے جو درمیانے درجے کے احمدی ہیں یا تنخواہ دار ہیں وہ اللہ کے فضل سے اس پہلو سے بہترین ہیں تاجر پیشہ افراد پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور انہیں حقیقی آمد کے مطابق با شرح چندہ دینے پر آمادہ کرنا بہت اہم اور ضروری ہے“

پس اگر جماعتوں کے جملہ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کو پیش نظر رکھ کر کام کریں گے۔ تو انشاء اللہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق احباب جماعت کا مالی قربانی کا معیار بہت بلند ہو جائے گا اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر طبقہ کو حضور انور کے منشاء کے مطابق مالی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اُذکروا موتاکم بالخیر

مکرم قمر الدین صاحب دہلوی مرحوم کا ذکر خیر

افسوس! میرے بڑے بھائی مکرم قمر الدین صاحب دہلوی درویش قادیان ولد مکرم محمد عمر صاحب مرحوم دہلوی مورخہ ۱۶/۶/۹۰ کو بوقت عصر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۳۰ء میں سرسیور میں پیدا ہوئے۔

مرحوم اپنے گھر میں چارپائی بن رہے تھے کہ اچانک چکر آیا اور گر گئے مقامی ڈاکٹروں کی طرف رجوع کیا گیا اور فوری طبی امداد پہنچائی گئی لیکن بے ہوشی بدستور طاری رہی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کے مشورہ سے قادیان کے سرکاری ہسپتال میں لے جایا گیا صحیح انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بٹالہ لے گئے سرکاری ہسپتال میں داخل ہونے کے دس پندرہ منٹ بعد ہی وفات پا گئے۔ مرحوم ۱۹۴۶ء میں ۱۶ سال کی عمر میں گھر بتائے بغیر اپنے تایا زاد بھائی مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی کے ساتھ سرسیور گاؤں ملحقہ دہلی سے قادیان آ گئے تھے جبکہ آپ کو والد صاحب نے حسب معمول فصل کی رکھوالی کے لئے کھیت میں بھیجا تھا اور کافی عرصہ بعد والدین کو قادیان آنے کی اطلاع دی بعد میں اپنے والدین اور دو بھائیوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا۔ جلسہ مصلح موعود سے قبل ایک بار حضرت المصلح الموعود دہلی تشریف لائے اس موقعہ پر ہمارے خاندان کے قریباً ۳۲ افراد نے بیعت کا شرف حاصل کیا جن میں سے آپ کے علاوہ بڑے بھائی مکرم امام الدین صاحب بھی تھے امام الدین صاحب باوجود ان پڑھ ہونے کے تبلیغ کرتے تھے اور کئی بار انہوں نے اپنے غیر احمدی والد صاحب سے مار بھی کھائی فوت ہونے پر والد صاحب ان کی نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوئے۔

مکرم قمر الدین صاحب کی دوسری شادی چھوٹے بھائی مکرم مہر دین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے کروائی اور وقتاً فوقتاً امداد بھی کرتے رہتے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔ مرحوم باوجود انتہائی غربت کے بہت خوددار تھے اور غربت میں ہی زندگی گذاری۔ مختلف دفاتر میں مددگار کارکن کی حیثیت سے محنت کے ساتھ اپنی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ آپ کی وفات پر مکرم مہر دین صاحب کو بھی بذریعہ فون اطلاع دی گئی مگر موصوف نہ پہنچ سکے۔ اگلے روز صبح ۵ بجے ۸ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر بھی آپ نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جبکہ پہلی بیوی سے ایک لڑکا ایک لڑکی حیدرآباد میں ہیں۔ دوسری بیوی کے بچے بہت چھوٹے چھوٹے معصوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(عمر الدین دہلوی قادیان)

درخواست دعا

مکرم شوکت علی صاحب آف فیصل آباد حال مقیم مغربی جرمنی قبول احمدیت کے بعد ہی سے مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی مرحلہ پر بھی ان کے پایۂ ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ بحیثیت سیاسی پناہ گزیں ان دنوں اُن کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔ موصوف تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اپنے کیس کی کامیابی، جملہ پریشانیوں کے جلد از جلد ازالہ اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار۔ خورشید احمد انور ناظم وقف جدید قادیان)

درخواست ہائے دُعا

ہ۔ مکرم محمد سعید صاحب مربی سلسلہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ :۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب میرے ہم زلف اور میرے پھوپی زاد بھائی آج کل بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ لندن ہسپتال میں داخل ہیں ان کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ بھی HEART ATTACK کا شکار ہو چکی ہیں ہر دو کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

ہ۔ مکرمہ نجم النساء بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم تاجر کو سمبی اور مکرم قدرت النساء بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سید سلطان صاحب مرحوم کا اپریشن ہونے والا ہے جو علی الترتیب مدراس اور BHILAI میں ہونا ہے ہر دو بہنوں کی اپریشن میں کامیابی نیز خلوص دل سے خدمت دین کی توفیق کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شاہد احمد عفی عنہ نمائندہ بدر سونگڑہ)

ہ۔ مورخہ ۳۰ رمئی کو خاکسار نے ایل.ایل بی کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ریاض احمد قیصر U.K)

ہ۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ صفیہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب فوجی قادیان کے دانتوں میں عرصہ دو ماہ سے تکلیف چل رہی ہے جسکی وجہ سے کافی درد اور سوجن ہے گورداسپور ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوفہ کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

تصحیح

بدر مجریہ ۱۴ر جون صلہ کالم نمبر ۳ میں سیکرٹری ضیافت جنرل کرم محمد مظفر الدین صاحب کی بجائے سہو کتابت سے مکرم محمد مظہر الدین شائع ہو گیا ہے۔ احباب اس کی درستی فرمالیں۔

(قائمقام ایڈیٹر)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے
خدمات حاصل کریں

احمد پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائیٹر۔ نعیم احمد طاہر احمدیہ چوک۔ قادیان ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTY DEALERS.
Ahmadiyya chowk Qadian 143516.

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب مبلغ ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے پوتے عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم الحاج معروف احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ صبرالنساء صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب ۲۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۹ رجون ۹۰ء مکرم الحاج معروف احمد صاحب کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مدبر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد عارف گونڈا)

ارشادِ نبویؐ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا۔

(محتاجِ دُعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیکنگ)

بابی پولیمرز: کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶

ٹیلیفون نمبر:۔ 43-4028 5137 5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زدجام عشق ۱۰۰/- روپے
حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (۵ کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-
روشن کا جل
حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لآ اِلٰہ اِلّا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئرچت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE :- 275475. RESI. 273903.

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
(دُرِ ثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN :- TIMBER TEAK, POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 ; RESI :- 6233389 } BOMBAY - 400059.

کوئی میرا دشمن نہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷۔ اربعین نمبر ۱، صفحہ ۳۴۴)

طالبانِ دُعا:- محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE – 670001
PHONE NO. 4498.
HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI
(KERALA) PIN. 670303.
PHONE NO. 12.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کے لئے اور سردی کے لئے

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED DEALERS

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE
CALCUTTA-700001.
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔!
ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 اور 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ریگزین، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!